حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

حضرت مولانا تاج محمودؒ
رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت وسابق مدیر ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد

(۲)

مولاناؒ نے فرمایا کہ تحریک کے بعد جب تبلیغی سلسلہ میں لندن گیا تو وہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا اسٹیج ہے، جس کی سج دھج ہے، ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔ حضرت شیخ انور شاہ کاشمیریؒ اس پر تشریف فرما ہیں، احباب ان سے مل رہے ہیں۔ سب لوگ فارغ ہوگئے تو میں (حضرت بنوریؒ) حاضر ہوا۔ آپ دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے، بغل گیر ہوئے، مجھے سینے سے لگایا، وہ بے پناہ خوشی وشادمانی کے عالم میں میری داڑھی کے بوسے لینے لگے اور میں نے خوشی وشادمانی کے عالم میں ان کی داڑھی مبارک کے بوسے لئے۔

دوسرا خواب میں نے دیکھا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کسی جگہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں، مجھے دیکھتے ہی بے پناہ مسرت میں ''واہ! میرے پھول، واہ! میرے پھول'' کہتے ہوئے سینہ سے لگالیا۔ حضرت امیر شریعتؒ آبدیدہ تھے، چہرے پر مسرت نمایاں تھی۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جب مدرسہ کے طلباء جلسہ وجلوس میں حصہ لینے لگے تو حضرت بنوریؒ نے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''ضرورت پڑی تو سب سے پہلے بنوری اپنی گردن کٹوائے گا، پھر آپ کی باری آئے گی''۔ انہی مبشرات کے ضمن میں جی چاہتا ہے کہ اس خط کا اقتباس بھی درج کردیا جائے جو حضرت کے ایک گہرے دوست الشیخ محمود الحافظ مکی نے آپ کو ملک شام سے لکھا تھا۔ اصل خط عربی میں ہے، یہاں اس کا متعلقہ حصہ اردو میں نقل کرتا ہوں۔

''میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نے ۳؍شعبان ۱۳۹۴ھ رات کو آپ کے بارے میں بہت عمدہ اور مبارک خواب دیکھا ہے، جس کی آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور اس کو یہاں اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں۔

میں نے آپ کو ایسے شیوخ کی جماعت کے ساتھ دیکھا ہے جو سن رسیدہ تھے، اور جن پر صلاح وتقویٰ کی علامات نمایاں تھیں، یہ سب حضرات اس قرآن کریم کے صفحات جمع کرنے میں مصروف تھے جو

(یا بلفظ صحیح تحریف) بھی لکھ چکا تھا، وہ پشاور میں صبح کو درس قرآن دیتا تھا۔ نوجوان وکلاء اور کالجوں کے ناپختہ ذہن طالب علم اس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ پشاور کا مشہور لیڈر جو بعد میں مسلم لیگ اور پاکستان کا بڑا رہنما (سردار عبدالرب نشتر) وہ بھی ان کے درس میں شریک ہوتا تھا۔ پشاور کے اسلامیہ کالج کا وائس پرنسپل تیمور مرزا بشیر الدین قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ صاحبزادہ عبدالقیوم بانی اسلامیہ کالج کا چچازاد بھائی عبداللطیف قادیانی صوبہ سرحد کی جماعت کا امیر تھا۔ قادیانی سال میں ایک دفعہ ''یوم النبی'' کے نام سے ایک بڑا جلسہ کرتے تھے، جس میں شرکت کے لئے تمام سرکاری افسروں کو دعوت نامے بھیجے جاتے۔ اس طرح **A** بندوں قادیانیت کی**V** کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

جب ہم جمعیت العلماء کے کام میں منہمک تھے تو میں نے دیکھا کہ قصہ خوانی بازار میں قادیانیوں کے اس جلسہ کے اشتہارات لگ رہے ہیں، جس میں اسلامیہ کلب میں ''یوم النبی'' کا اعلان تھا۔ میں نے مولانا بنوریؒ سے مشورہ کیا کہ قادیانیوں کی اس کھلی جارحیت کا سدباب ہونا چاہئے۔ میں ان دنوں اسلامیہ اسکول میں عربی کا معلم اور استاد تھا۔ میں نے اسکول کی نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کو قادیانیت کی حقیقت بتائی اور قادیانیوں کے ''یوم النبی'' کے نام پر لوگوں کو بہکانے کی مکاری عیاں کی اور انہیں بھی معرکہ میں حصہ لینے کے لئے تیار کیا، جس کا نقشہ میں اور مولانا بنوریؒ بنا چکے تھے۔

مقررہ تاریخ پر قادیانیوں نے اسلامیہ کلب میں قالین بچھائے، اسٹیج لگایا اور جلسہ کا انتظام کرنے لگے۔ ہم دونوں بھی وہاں پہنچ گئے اور جاکر اعلان کیا کہ یہاں اہل اسلام کا جلسہ ہوگا۔ ہماری اور قادیانیوں کی کش مکش ہوئی جس میں قاضی یوسف نامی قادیانی نے مجھ پر لاٹھی سے حملہ کردیا۔ ہمارے رفقاء نے اس کو پکڑ کر نیچے گرادیا۔ جو قادیانی کرسیوں پر براجمان تھے، انہیں بھی فرش پر گرادیا۔ قادیانی ذلت ونامرادی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اب اسٹیج پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ مولانا بنوریؒ نے بڑی فصیح وبلیغ اور طویل تقریر فرمائی۔ مسلمانوں اور قادیانیوں کی کش مکش سن کر پورا شہر اُمڈ آیا اور خوب جلسہ ہوا۔ قادیانیوں کو ایسی ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا کہ جب سے اب تک انہیں پشاور میں ڈھونگ رچانے کی دوبارہ جرأت نہیں ہوئی۔

عالمی مجلس کی امارت حضرت شیخ بنوریؒ نے کس طرح قبول فرمائی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی زبانی سنیں:

> ''مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ تھے، جن کو ہمارے حضرتؒ دلیل العلماء کا خطاب دیتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد جماعت کی قیادت میں خلاء سا محسوس ہونے لگا۔ ان کے انتقال کے بعد مولانا لال حسین اخترؒ امیر منتخب ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد کچھ ایسے مسائل سر اٹھانے لگے تھے جن سے مضبوط قیادت ہی نمٹ سکتی تھی۔ جماعت کے امیر کے انتخاب کے لئے

شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ ہمارے حضرت بنوریؒ بھی جماعت کی شوریٰ کے رکن رکین تھے۔ حضرت اجلاس میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لے جارہے تھے، یہ ناکارہ حاضر خدمت ہوا، عرض کیا: حضرت! اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں، میری درخواست ہے کہ یا تو جماعت کا نظم ونسق اپنے ہاتھ میں لے لیجئے یا فاتحہ فراغ پڑھ کر جماعت کو ختم کرنے کا اعلان کرادیجئے۔ حضرتؒ اس ناکارہ کی اس درخواست سے بہت متاثر ہوئے اور برجستہ فرمایا: اگر میں جماعت کی امارت قبول کرلوں تو تم ساہیوال سے ملتان مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں منتقل ہوجاؤ گے؟۔

عرض کیا، حضرت! مجھے کراچی آنے سے عذر ہے، کراچی کے علاوہ آپ جہاں حکم فرمائیں وہاں جا بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔ بہت خوش ہوئے، ملتان تشریف لے گئے تو حسن اتفاق سے وہاں کے احباب (بالخصوص مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ) نے بھی حضرت سے وہی درخواست کی، دفتر کی کنجیاں حضرت کے سامنے رکھ دیں اور عرض کیا کہ آپ کے استاد محترم امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے یہ کام امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ذمہ لگایا تھا، شاہ جیؒ اور ان کے رفیق مولانا محمد علیؒ اس کام کو کررہے تھے، ہم لوگ ان کے کارکن تھے، اب یہ آپ کے استاد محترم کی میراث ہے اور اس کی کنجیاں آپ کے سپرد ہیں۔ اگر اس کام کو جاری رکھنا ہو تو بسم اللہ ہماری قیادت کیجئے، ورنہ یہ کنجیاں پڑی ہیں، دفتر کو تالا لگادیجئے، ہم سب بھی اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اس طرح حضرتؒ کو جماعت کی امارت قبول کرنا پڑی اور پھر چند مہینے بعد ہی حضرتؒ کی قیادت میں ختم نبوت کی وہ تحریک چلی، جس کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء کا تاریخی فیصلہ ہوا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ گویا جماعت کی امارت کے لئے حضرت بنوریؒ کا انتخاب حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے اس تحریک کی کامیابی کا تکوینی انتظام تھا۔

الغرض حضرت بنوریؒ جماعت ختم نبوت کے امیر منتخب ہوکر کراچی تشریف لائے تو یہ ناکارہ مبارکباد کے لئے حاضر ہوا۔ مبارکباد پیش کی تو فرمایا: ''تمہیں اپنا وعدہ بھی یاد ہے؟ اب تمہیں ختم نبوت کے دفتر میں ٹھہرنا ہوگا''۔ عرض کیا: ''حضرت! بالکل حاضر ہوں، مگر میری تین درخواستیں ہیں، ایک: یہ کہ مجھے رہائش کے لئے مکان کی ضرورت ہوگی۔ دوسری یہ کہ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں مسجد کے بغیر جماعت ہوتی ہے، دفتر کے ساتھ مسجد ہونی چاہئے۔ اور تیسری یہ ہے کہ بچوں کی

پڑھائی کے لئے قرآن کریم کے مکتب کا انتظام کردیا جائے‘‘۔ فرمایا: ’’تینوں شرطیں منظور ہیں‘‘۔ حضرت نے جامعہ رشیدیہ کے حضرات سے فرمایا کہ اس کو مدرسہ سے فارغ کردیا جائے۔ اس طرح یہ ناکارہ شوال ۱۳۹۴ھ سے ساہیوال سے دفتر ختم نبوت ملتان میں منتقل ہوگیا اور دس دن کے لئے کراچی حاضری کا سلسلہ بدستور رہا‘‘۔

شاہ فیصلؒ سے حضرت مولاناؒ کی جو آخری ملاقات ہوئی، اس میں شاہ فیصل نے مولاناؒ سے فرمایا تھا کہ میں نے بھٹو کو ملاقات کے وقت صاف صاف بتادیا تھا کہ پاکستان کے تین دشمن ہیں، قادیانی، کمیونسٹ اور مغربی ممالک۔ مولاناؒ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں ملاقات کی، اس میں آپؒ نے بھٹو سے فرمایا کہ کیا تم کو شاہ فیصل نے نہیں بتایا کہ قادیانی، کمیونسٹ اور مغربی ممالک پاکستان کے تین دشمن ہیں اور انہیں لوگوں نے سازش کرکے لیاقت علی خان کو مروایا تھا؟ مسٹر بھٹو نے مولاناؒ سے کہا کہ: کیا تم مجھ کو بھی مروانا چاہتے ہو؟ مولاناؒ نے برجستہ فرمایا کہ: ایسی موت کسی کو نصیب ہو تو اس پر ہزاروں زندگیاں قربان، جو شخص شہادت کی موت مرتا ہے وہ مرتا نہیں، بلکہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ شاہ فیصل مرحوم سے ملنے کے لئے حجاز مقدس گئے اوران سے حجاز مقدس میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی کا ذکر کیا کہ پابندی کے باوجود بعض مرزائی پھر بھی سعودیہ آجاتے ہیں۔ حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے تو اس پر صحیح عملدرآمد نہیں ہورہا۔ اس پر شاہ فیصل مرحوم نے کہا کہ مولاناؒ کسی کے ماتھے پر تو نہیں ہوتا کہ یہ شخص قادیانی ہے، آپ اپنی حکومت سے کہیں کہ وہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرے، پھر کوئی مرزائی حدودِ حرم میں داخل ہو تو ہم مجرم ہوں گے، اس پر شیخ بنوریؒ اُٹھ کھڑے ہوئے، گلوگیر لہجہ میں فرمایا کہ: شاہ فیصل! میں آپ کو حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کا نگہبان سمجھ کر آیا تھا کہ مرزائی حضور علیہ السلام کے دشمن ہیں، آپ مجھے پاکستان کی حکومت کے دروازے پر جانے کا راستہ دکھاتے ہیں؟ اگر وہ میری بات مانتے تو میں آپ کے پاس کیوں آتا؟ آپ کا یہ کہنا تھا کہ شاہ فیصل مرحوم کی آنکھوں سے آنسو کی جھڑی لگ گئی۔ فرمایا: شیخ بنوری! میں آپ کی مشکلات سے آگاہ نہیں تھا، اگر یہ بات ہے تو آئندہ آپ اپنے لیٹر پیڈ فارم پر جس شخص کے متعلق لکھ دیں کہ وہ قادیانی ہے تو وہ شخص ہمارے ہاں نہیں آسکے گا۔ اگر وزیراعظم پاکستان لکھے کہ فلاں شخص مسلم ہے اور آپ لکھیں کہ یہ قادیانی ہے، تو میں آپ کی بات کو ترجیح دوں گا۔

اس پر عمل کیسے ہوا؟ صرف ایک واقعہ عرض ہے کہ شبقدر ڈھیری پشاور کے ایک قادیانی نے حج کے لئے بحری جہاز سے درخواست دی، مسلمانوں کو پتہ چل گیا، اس کا فارم مسترد ہوگیا۔ اس نے اپنا نام ولدیت، پتہ سب کچھ تبدیل کرکے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوایا، این او سی لگوائی اور روانہ ہوگیا، چنیوٹ میں ختم نبوت کی کانفرنس تھی، شیخ بنوریؒ کو اطلاع ملی۔ آپؒ نے سعودیہ کے کراچی قونصل خانہ کو فون کیا، صورت حال بتائی۔ قونصلیٹ

www.banuri.edu.pk

نے فون کیا تو پتہ چلا کہ جہاز روانہ ہوگیا ہے، اس نے جدہ فون کیا، جب جہاز نے جدہ لینڈ کیا تو جہاز کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا، اس مرزائی کو گرفتار کرکے دوسرے جہاز پر پاکستان بھیج دیا گیا۔ اس طرح آپؒ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں سے اب تو پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کے خانہ کا اضافہ ہوگیا ہے۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے حضرت بنوریؒ کے نام اپنے ایک مکتوب میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے پر مبارکبادی کے سلسلہ میں لکھا: اس کی بھی امید ہے کہ روح مبارک نبوی علیہا الف الف سلام کو بھی مسرت حاصل ہوئی ہوگی۔ حضرت بنوریؒ نے لکھا ہے کہ:

''اس (قادیانی فتنہ) سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بھی بے تاب تھی۔ (قادیانی مسئلہ کے حل پر) منامات ومبشرات کے ذریعہ عالم ارواح میں اکابرامت اور خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسرت بھی محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبشرات کا ذکر کرنے کی ہمت نہیں''۔

جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ مدیر''بینات'' تحریر فرماتے ہیں:

''حضرتؒ فرماتے تھے کہ تحریک کے بعد رمضان مبارک میں میں نے خواب دیکھا کہ چاندی کی ایک تختی مجھے عطا کی گئی اور اس پر سنہری حروف سے یہ آیت لکھی ہے: ''إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' میں نے محسوس کیا کہ یہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی پر مجھے انعام دیا جارہا ہے اوراس کی یہ تعبیر کی کہ مجھے حق تعالیٰ بیٹا عطا فرمائیں گے اور میں اس کا نام سلیمان رکھوں''۔ (بینات بنوری نمبر، ص:۳۳۳)

نفحۃ العنبر، ص:۲۰۴ پر حضرت بنوری مرحوم خود لکھتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مصلی پر ایک طرف حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور دوسری طرف حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ تشریف فرما ہیں۔ میں کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روح پرور چہرہ اقدس کی طرف دیکھتا اور کبھی چہرۂ انور کی طرف دیکھتا۔ یہ کیفیت مجھ پر طاری تھی۔ ہر دو حضرات کے مبارک چہروں سے استفادہ وشرفِ زیارت سے مستفید ہورہا تھا کہ بیداری کے وقت خوشی وغم کی ملی جلی کیفیت تھی، خوشی ان حضرات کی زیارت کی اور غم کہ جلدی کیوں بیداری ہوگئی؟ اے کاش! زیادہ وقت نظارہ کی سعادت نصیب ہوجاتی''۔ اے مولیٰ کریم! قیامت کے دن ان حضرات کی معیت نصیب فرما، آمین۔

(بشکریہ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد، قائدتحریک ختم نبوت نمبر، بیاد: قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ)